© rasailojaraid.com

دار الکفر میں مقیم مسلمانوں کی مشکلات

سوال :- برطانیہ کے قیام کے دوران میں احکام شریعت کی پابندی میں مجھے مندرجہ ذیل دشواریاں آرہی ہیں۔ براہ کرم صحیح رہنمائی فرماکر ممنون فرمائیں

(۱) پہلی دقت طہارت اور نماز کے بارے میں ہے۔ مجھے سویرے نو بجے اپنے ہوٹل سے نکلنا پڑتا ہے۔ اب اگر شہر میں گھومتے ہوئے رفع حاجت کی ضرورت پڑے تو ہر جگہ انگریزی طرز کے بیت الخلاء بنے ہوتے ہیں جہاں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا پڑتا ہے۔ اس سے کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا لازمی ہے۔ اجابت کے لیے صرف کاغذ میسر ہوتے ہیں۔ ایک بجے ظہر کا وقت ہو جاتا ہے۔ اس وقت پانی کسی عام جگہ دستیاب نہیں ہو سکتا اور قیام گاہ تک آنے جانے کے لیے زحمت کے علاوہ کرایہ ایک خاصا حرج ہو جاتا ہے۔ نماز کے لیے کوئی پاک جگہ بھی نہیں مل سکتی۔ ہوٹل میں گو پانی اور لوٹا میسر ہیں مگر پتلون کی وجہ سے استنجا نہیں ہو سکتا، البتہ وضو کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس میں بھی یہ دقت ہے کہ پانی زمین پر نہ گرے۔ ہاتھ دھونے سے لے کر سر کے مسح تک تو خیر باسن (انگریزی بیسن) میں کام ہو جاتا ہے لیکن پاؤں دھونے کے لیے باسن میں رکھنے پڑتے ہیں جو یہاں کی معاشرت کے لحاظ سے انتہائی معیوب ہے

(۲) دوسری دشواری یہ ہے کہ یہاں لوگ عام طور پر کتے پالتے ہیں۔ ملاقات کے وقت پہلے کتے ہی استقبال کرتے ہیں اور کپڑوں کو منہ لگاتے ہیں۔ انتہائی کوشش کے باوجود اس مصیبت سے بچنا محال ہے۔ کیا ایسی صورت میں جرابوں اور کپڑوں کو بار بار دھلوایا جائے۔

(۳) تیسری دقت یہ ہے کہ دفاتر میں عموماً عورتیں ملازم ہیں۔ تعارف کے وقت وہ مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھاتی ہیں۔ اگر ہم ہاتھ نہ ملائیں تو اسے وہ اپنی انتہائی توہین سمجھتی ہیں۔ اسی طرح راستوں میں بھی اتنی بھیڑ ہوتی ہے کہ اگر پیدل چلتے ہوئے ہم نگاہ نیچی رکھیں تو دھکا لگ جانے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) چوتھی بات سینما سے متعلق دریافت طلب ہے۔ یہاں بعض سینما ایسے ہیں جن میں صرف دنیا کی خبریں دکھائی جاتی ہیں یا دنیا کے بعض اہم واقعات پردۂ فلم پر دکھاتے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں کے ایل ایم کا جو جہاز گرا تھا اس کے گرنے کی فلم دکھائی گئی تھی۔ اسی طرح بعض اوقات کارٹون دکھائے جاتے ہیں اور ان میں ایسی شکلیں دکھائی جاتی ہیں جن کا دنیا میں کہیں وجود نہیں ہے اس طرح کے معلوماتی فلم دیکھنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

جواب:۔ آپ کے خط کو پڑھ کر ایک آدمی اندازہ کر سکتا ہے کہ دینی حس رکھنے والے مسلمان کو دارالکفر کے قیام میں کیسی کیسی زحمتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور اس سے آدمی کی سمجھ میں یہ بات بھی آسکتی ہے کہ ہمارے فقہاء نے مسلمانوں کے لیے دارالکفر میں رہنے اور شادی بیاہ کرنے کو کیوں مکروہ کہا تھا۔ اور کس لئے یہ شرط لگائی تھی کہ اگر کوئی شخص بضرورت وہاں جا کر رہے تو کم از کم سال میں ایک مرتبہ ضرور دارالاسلام واپس آئے۔ آپ نے جن مشکلات کا ذکر کیا ہے ان کا حل مختصراً ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:۔

۱۔ جہاں بیٹھ کر پیشاب کرنا ممکن نہ ہو وہاں کھڑے ہو کر کرنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر احتیاط برتی جائے تو کپڑے چھینٹوں سے بچائے جا سکتے ہیں۔ اگر باہر کہیں رفع حاجت کر کے پانی استعمال کرنا ممکن نہ ہو تو کاغذ استعمال کر لیں اور بعد میں قیام گاہ پر آ کر پانی سے استنجا کریں۔ وضو اگر باہر کرنا پڑے اور پاؤں دھونے ممکن نہ ہوں تو جرابوں پر یا جرابوں سمیت جوتے پر مسح کر لیں۔ نماز پڑھنے کے لیے اس امر کے علم کی ضرورت نہیں ہے کہ جگہ پاک ہے۔ بلکہ ہر خشک جگہ کو پاک ہی سمجھنا چاہیے جب تک کہ اُس کے ناپاک ہونے کا علم نہ ہو۔ اس لیے محض شک اور وہم کی بنا پر نماز قضا کرنا درست نہیں۔ اگر طبیعت کا وہم دور نہ ہو تو اپنا ہی کوٹ اتار کر کہیں بچھا لیجیے اور اس پر پڑھ لیجیے۔

۲۔ کتوں سے اُس ملک میں بچنا سخت مشکل ہے۔ آپ اگر کوشش کے باوجود نہ بچ سکیں تو جس جگہ ان کا منہ لگ گیا ہو وہاں وضو کرتے وقت رفع وسواس کے لیے بس پانی کے چھینٹے دے لیا کیجیے۔

۳۔ عورتوں سے ملاقات کے وقت بہت شائستگی سے کہہ دیا کیجیے کہ ہماری تہذیب میں صنفِ مخالف سے ہاتھ ملانا معیوب ہے، اس لیے آپ بُرا نہ مانیں اگر میں ہاتھ نہ ملاؤں۔ غضِ بصر کے معنی نگاہ نیچی

© rasailojaraid.com